R. S.

امرت بھجناولی

عُرف

موتیوں کی مالا

سُندر بھجنوں ۔ لاجواب نظموں و شاندار پرارتھناؤں کی
ایک کتاب

مؤلف: بالکشن نترہ بی اے ایل ایل بی وکیل و نوٹری کانپور (یو پی)
مصنف و مؤلف مہکتے پھول ۔ انشورورشن ۔ بھگتی ساگر
گیان ساگر وغیرہ وغیرہ

جسے

رائے زادہ آشانند صاحب پروپرائٹر رادھو پلیس سنیما
سنبھل ضلع مرادآباد (یو پی) انے جنتا کے ہت کے لئے
اپنے خرچ سے چھپواکر مفت تقسیم کرایا
سن ۱۹۶۷ء

بھینٹ

میں یہ کتاب نہایت خلوص و محبت و پریم کے ساتھ قابل تعظیم ادیب و محسن قدیم رائے زادہ آشانند صاحب مالک رادھو ہیلس سینما سنبھل ضلع مرادآباد کے نام نامی سے معنونِ کرتا ہوں جن کی زندگی خدمتِ خلق میں قابل تعریف صورت سے بسر ہو رہی ہے اور جن کے یہ دل پسند اشعار میں کبھی نہ بھول سکوں گا۔

اوروں کی بھلائی میں تم اپنا بھلا چاہو
نیکی جو کرو اُس کا ہرگز نہ صلہ چاہو

حیاتِ چند روزہ صرف کر خلقت کی خدمت میں
یہی تیری سعادت ہے یہی تیری عبادت ہے

(بندہ بال کشن بترہ وکیل و نوٹری کانپور)

شکریہ !

مجھے لالہ موہن لعل نانگپال رٹیائرڈ ناظر مہابت خاں روڈ نئی دہلی نے اپنی زندگی میں جمع کردہ چیدہ بھجن لکھ بھیجے کہ اپنے من پسند بھجن چھاپ دوں ان میں سے ہیں چند اچھے بھجن چن کر ناظرین کی خدمت میں پیش کر رہا ہوں ان کے لئے لالہ موہن لعل صاحب میرے خاص شکریہ کے مستحق ہیں ان کے علاوہ راجہ مسٹر رام سروپ اوستھی ایڈوکیٹ کانپور، لالہ گردھاری لال شوری لکشمی بائی نگر نئی دہلی لالہ بودھ راج چڈھا چوک میدان خاں حیدرآباد بھی خاص شکریہ کے مستحق ہیں جو وقتاً فوقتاً اپنے بیش قیمت مشوروں سے سرفراز فرمایا کرتے ہیں۔ بندہ ناچیز بال کشن بترہ وکیل و نوٹری کانپور

امرت بھجناولی

عرف

موتیوں کی مالا

ایک دلچسپ بھجن

مکتی دلانے والے

ایشور فقط تمہیں ہو دکھ کے مٹانے والے
سورج زمیں ستارے سب آسرے تمہارے
ہر جا تمہیں ہو حاضر، سب پر تمہیں ہو قادر
دریا پہاڑ جنگل، ہر جا تمہارا جلوہ
مسجد نہ گوردوارے، مندر نہ شودوارے
مالا تو ہاتھ میں ہے دل داؤ گھات میں ہے
جھوٹے سکھوں میں پھنس کر بھولے تمہاری مہما،
در چھوڑ کر تمہارا کس در پہ جا کے مانگوں

آواگون چھڑا کر مکتی دلانے والے
سارے نظام شمسی تم ہو چلانے والے
چھوٹے سے ذرّے میں بھی تم ہو سمانے والے
ناداں ہوئے تمہاری مورت بنانے والے
تم کو کہاں ہیں پاتے کاشی کو جانے والے
پائیں کیا خاک تم کو یہ خاک اڑانے والے
تم سے الگ پڑے ہیں تم کو اٹھانے والے
ہیں شاہ راجہ تم سے رتبوں کو پانے والے

سب سے الگ ہو مضطر حاضر تمہارے در پر
کرپا کی درشٹی کیجئے تم ہو بچانے والے

سپھل ہوتا ہے جیون نیک کرموں کی کمائی سے

سپھل ہوتا ہے جیون نیک کرموں کی کمائی سے
یقین جانو کوئی نیکی نہیں بڑھ کر بھلائی سے
کوئی ظاہر میں اچھا ہے کوئی میٹھا زباں کا ہے
حقیقت دل کی وابستہ ہے باطن کی صفائی سے
بڑا وہ ہے جو اپنے آپ کو چھوٹا سمجھتا ہے
بڑا کوئی بنا کرتا نہیں اپنی بڑائی سے
زمانہ تھا کہ آپس میں رہا کرتے تھے مل جل کر
زمانہ آگیا ہے لڑ رہا ہے بھائی بھائی سے
بناوٹ کی ترقی کے لئے بے کار ہے کوشش
نہ قائم ہو سکے گا امن دنیا میں لڑائی سے
پربھو بھگتی سے ہو کر دُور کچھ ہوتا نہیں حاصل
پریشاں زندگی ہوتی ہے چھوٹی پارسائی سے
پیام وِید ہی دے سکتا ہے آج دنیا کو
بچا سکتا ہے دنیا کو جہالت کی برائی سے

ایک سُندر بھجن

ملتا ہے سچا سُکھ کیول بھگوان تمہارے چرنوں میں

چاہے وَیری سب سنسار بنے — چاہے موت گلے کا ہار بنے
میرا جیون تجھ پر وار بنے — رہے دھیان تمہارے چرنوں میں

ملتا ہے سچّا سُکھ کیول بھگوان تمہارے چرنوں میں

چاہے کانٹوں پر بھی چلنا ہو چاہے اگنی میں بھی جلنا ہو
چاہے چھوڑ کے دیش نکلنا ہو رہے دھیان تمہارے چرنوں میں

ملتا ہے سچا سکھ کیول بھگوان تمہارے چرنوں میں

سُکھ دکھ کی چنتا ہے ہی نہیں بھئے ہے وشواش نہ جائے کہیں
میرے انت سمے جب پران تجیں رہے دھیان تمہارے چرنوں میں

ملتا ہے سچا سکھ کیول بھگوان تمہارے چرنوں میں

میں جگ میں رہوں تو ایسے رہوں جیون جل میں کنول کا پھول رہے
جب انت سمے پران تجوں ساکار تمہارے چرنوں میں

ملتا ہے سچا کیول کیول بھگوان تمہارے چرنوں میں
میرا جیون بجھ پہ وار نے رہے دھیان تمہارے چرنوں میں

جیون کا تار

کرتار کے ہاتھوں میں تن من دھن ارپن

اب سونپ دیا اِس جیون کا سب بھار تمہارے چرنوں میں
ہے جیت تمہارے ہاتھوں میں اور ہار تمہارے ہاتھوں میں
میرا نشچہ بس ایک یہی اِک بار تمھیں پا جاؤں میں
ارپن کر دوں دنیا بھر کا سب پیار تمہارے ہاتھوں میں

اب سونپ دیا........

جو جگ میں رہوں تو ایسے رہوں جل میں کنول کا پھول رہے
میرے اوگن سمرپت ہوں کرتار تمہارے ہاتھوں میں

اب سونپ دیا........

یدی مانش کا مجھے جنم ملے تو متّا چرنوں کا پجاری بنوں
اس پوجا کی ایک ایک رگ کا ہو تار تمہارے ہاتھوں میں

اب سونپ دیا.......

جب جب سنسار کا قیدی بنوں نشکام بھاؤ سے کرم کروں
پھر انت سمے میں پران تجوں نراکار تمہارے ہاتھوں میں

اب سونپ دیا.......

مجھ میں تجھ میں بس بھید یہی میں نر ہوں تم نارائن ہو
میں سنسار کے ہاتھوں میں سنسار تمہارے ہاتھوں میں

اب سونپ دیا......

روزانہ پاٹھ کیلئے ایک شاندار پرارتھنا

اے دل رُبا یا دل کا دل دلدار میرا تُو ہے
دولت میری اور زندگی جان میری تو ہے
باعث تو ہی ہستی تو ہی اول تو ہی آخر تُو ہی ہے
لا انتہا اور مصدر خوبی خدایا تو ہی ہے
قدرت تو ہی عظمت تو ہی رحمت تو ہی راحت تو ہی
پاکیزگی اور عشق کامل بے نیاز تو ہی ہے
لا انتہا عالم میں روشن ہے تیرا حسن وجمال
عقل کل وعلم کل معبود سب کا تُو ہی ہے
ظاہر تو ہی باطن تو ہی حکمراں سب پر تو ہی ہے
رحم کل، عدل کل آئے بادشاہ تو ہی ہے

سب اولیا جوگی بھگت پیغمبراں اور دیوتا
ہوتے رہتے ہیں تجھ پہ قربان زیست اُن کا تو ہی ہے

گرنتھ اور انجیل، قرآن و شاستر اور کائنات
سب گا رہے تیرا ہی گن بے مثل ایسا تُو ہی ہے

چھوڑ سیم و زر چلے

کیا بتائیں کیا کہیں کیوں کر چلے
جوڑ کر سب چھوڑ سیم و زر چلے

رات دن بیاکل رہے پایا نہ چین
عمر کے دو دن یونہی پورے کر چلے

مار ڈالا سانپ بن کر حرص نے
وار اُس کے اس قدر ہم پر چلے

جن کی ہم کو رات دن تھی جستجو
چھوڑ کر وہ سب زیور و زر چلے

زندگی ہے یا کوئی طوفان ہے
ہم تو اس جینے کے ہاتھوں مر چلے

سرکشی شیوہ تھا اپنے جیتے جی
مرتے دم سب چھوڑ کر "فر" چلے

جن میں سر دردی کا تھا نشہ بھرا
ساتھ لے کر قبر میں وہ سر چلے

صرف ایک دنیا کے ٹھگنے کے لئے
سیکڑوں پر جادو اور منتر چلے

ہم کو اس غم نے گھلا ڈالا ہے سیفؔ
آئے تھے بہتر ہو کے مگر اب ہو کے بدتر چلے

تُو ہے

بے دست پا کا مالک بے کس کا یار تُو ہے
جس کا نہیں کوئی اس کا پروردگار تُو ہے

سو سو میری خطائیں لاکھوں تیری عطائیں

میں بندہ ہوں گناہ گار آمرزگار تو ہے
مایوسیوں میں مجھ سے سر سبز ہیں امیدیں
اُجڑے چمن کی یارب میرے بہار تو ہے
بندہ نواز تیری شان وکرم کے صدقے
میری ندامتوں پہ خود شرمسار تو ہے
بے بس کو دے سہارا اے قادر و توانا
مجبور محض میں ہوں بااختیار تو ہے
بے کس کا ہو الٰہی دنیا میں درد کس کو
مظلوم بے نوا کا بھی غم گسار تو ہے

دنیا چھوڑ جانا ہے

دلا غافل نہ ہو یک دم یہ دنیا چھوڑ جانا ہے
مکاں یہ چھوڑ کر خالی زمیں اندر سمانا ہے
تیرا نازک بدن بھائی جو لیٹے سیج پھولوں پہ
ہووے گا ایک دن مردار کیڑوں نے یہ کھانا ہے
نہ کام آئے گا بھائی نہ بیٹا باپ اور مائی
تو کیوں پھرتا ہے سودائی عمل نے کام آنا ہے
پیارے یاد کر وہ دن جو ملک الموت آوے گا
نہ جاوے ساتھ تیرے کوئی اکیلا تو نے جانا ہے
غلام اک دن نہ کر غفلت حیاتی پہ نہ ہو مغرور
خدا کی یاد کر ہر دم جو آخر کام آنا ہے

یاچنا

دیا کی درشٹی کرو مجھ پہ بھگون
بنے آپ کے گیان کا میرا من
تمہاری ہی بھگتی کا نردن ہو سیون
رہے من لگا آپ ہی کی لگن میں
نہ سندھیا کا اک وقت بھی تیاگ ہووے
سدا وید انکول چال و چلن ہو
رہے سرت پرشوں کی مجھ سے پریتی
دیئے بھوگ کا دھیان من میں نہ آوے

یہ تن من میرا آپ کے ہووے ارپن
پریم آپ کا میرے من میں ہو پورن
نچھاور رہے آپ پر جان اور تن
نہ اچھا کوئی اور پیدا ہو من میں
اودیا کا اگیان کا ناش ہووے
نہ شبھ کام میں کوئی پیدا دکھن ہو
سدا دور ہووے کسنگت کریتی
نہ لوبھ اور اہنکار آ کر ستاوے

میرے من کو ست ام چرن سے رچی ہو
تمہاری ہی لو کیول من میں لگی ہو

انمول جنم

یہ جنم تجھے انمول ملا برباد نہ کر برباد نہ کر
کچھ نیک عمل کر ہر کو سمر اُپتاد نہ کر اُپتاد نہ کر
یہ دکھ جو تجھ کو ملتا ہے نج کرم کا لیکھا چکتا ہے
جو پہلے دیا وہی لیتا ہے فریاد نہ کر فریاد نہ کر
تو جھک کر چلنا سیکھ یہاں دو دن رہنا پھر چلنا وہاں
کچھ دیا دھرم کر جان جہاں بیداد نہ کر بیداد نہ کر
مت ظلم و ستم پہ باندھ کمر ڈر رام سے ڈر ڈر رام سے ڈر

پے قتل عزیزاں تو تیز تبر جلاد نہ کر جلاد نہ کر
جس دل میں ہر کا نہ چرچا ہو اس کو ویرانہ رہنے دے
اس نفس پرستی کی بستی کو آباد نہ کر آباد نہ کر
ہمیں پریم نگریا میں رہنے دے کچھ سننے دے کچھ کہنے دے
اس پریم جال کے پنجرے سے آزاد نہ کر آزاد نہ کر
لے شاہنشاہ اس دنیا میں سمجھانا غیر کو مشکل ہے
چپ ہو رہ جو تو سمجھا ہے بکواد نہ کر بکواد نہ کر

ہائے جنم امولک بگاڑا

پربھو پریتم جس نے بسارا
ہائے جنم امولک بگاڑا
دھن دولت مال خزانہ
یہ تو انت کو ہووے بیگانہ
تیرا جوبن اور جوانی
ڈھلتی جاوے جوں برف کا پانی
میٹھی نیند میں پاؤں پسارا
چڑیاں چگ گیئں کھیت تمہارا
جھوٹے موہ میں تن من دینا
نائیں بھجن پر بھو کا کینا
پتر۔ پوترا اور پری وار
کوئی نہ سنگ چلن ھارا
بھرا تری بھاونہ پریتی پرسپر
کپٹ چھل ہے بھر امن اندر
نہ کبھی کیا نہ پرا پکارا
کھوٹے کرموں کا لیا اجاڑہ
گہری ندیا دور کنارا
کوئی دم میں تو ڈوبن ہارا
گنگا رام تو جاگ رے بھائی
کچھ تو کرلے نیک کمائی

باباجاگ

یہ وقت نہیں سونے کا اُٹھ نیند کو جلد ہٹا بابا
یہ جنم تجھے انمول ملا اُٹھ رام سے پریت لگا بابا
تو مایا کا ہے جاپ کرے یہ مایا ساتھ نہ جانی ہے
جس کام ہمیشہ آنا ہے تو اس کی الکھ جگا یا با

جس دم کہ پران نکلتے ہیں اس دم جو نے سہائی ہے
اُس ایشور پرمیشور کو نہ من سے بیٹھ بُھلا بابا
دکھ درد جو تیرے دور کرے جو پیٹ کو تیرے بھرتا ہے
اس رازق کے دن رات سدا گُن سچے دل سے گا یا با

جو یاد پربھو کی کرتا ہے آنند ہمیشہ پاتا ہے
کر یاد ہمیشہ اُسکو تو اور جنم کو سپھل بنا بابا
جو رام نے تجھ کو بخشا ہے تو بخش ، رام غریبوں کو
جو بھوکے ہیں نادار بشر تو ان کو روز کھلا بابا

سو مایا کے جو کھپندے ہیں بیوپار یہ سارے گندے ہیں
تو ایسے جھگڑوں رگڑوں میں ہرگز نہ بھول کے آ بابا
گیا وقت یہ ہاتھ نہ آئے گا تو پھر بیٹھا پچھتائے گا
نہ پیش تیری پھر جائے گی نہ نشپھل جنم گنوا بابا

اُٹھ مضطر جلدی ہوش میں آ لو اپنے پربھو سے جلد لگا
کر اپنی سوچ بھلائی تو اور اپنا آپ بنا بابا

تیری یاد جب سے بھلائی پربھو ہے

تیری یاد جب سے بھلائی پربھو ہے
مصیبت اوسی دن سے آئی پربھو ہے

جنھیں میں سمجھتا تھا ہیں میرے ساتھی
پتہ چل گیا غلطی کھائی پربھو ہے

میں اب بے چین بیاکل مصیبت زدہ ہوں
تو ہی ایک میرا سہائی پربھو ہے

سوا تیرے ہے کون میرے سُنے جو
یہ دُنیا میری آزمائی پربھو ہے

جو سُنتا ہے سب کی وہ میری سنے گا
تیرے در پہ دھونی رمائی پربھو ہے

نہیں دشمن کا ساتھی دنیا میں کوئی
تیرے آگے جھولی پھیلائی پربھو ہے

کرتار گو ــــــ کرتار گو

اے دل با دنیا مبتلا
این خواب غفلت تا کُجا
اے بندۂ حرص ہوا
کرتار گو کرتار گو کرتار گو۔ کرتار گو

مے گذرد ہر روز و شب
عمر تو در لہو و لعب
فکرت نداری ایں عجب
کرتار گو کرتار گو کرتار گو کرتار گو

رفتند پیشت ہمرھان
نہ ساختہ کار جہاں

توہم روی مانند شان | کرتار گو کرتار گو کرتار گو کرتار گو
چوں پر شود ہمپیان تو | مرگ از گیرد جان تو
ایں دم کہ جان است آن تو | کرتار گو کرتار گو کرتار گو کرتار گو
امروز کوشش اندر عمل | تا کہ بسوزد طول عمل
زاں پیشتر کاید اجل | کرتار گو کرتار گو کرتار گو کرتار گو
گیرم کہ زرال زرشوی | باشی چوں شیر ز قوی
آخر با خاک اندر روی | کرتار گو کرتار گو کرتار گو کرتار گو
داری بسر گاہ چستر زر | حکمت رواں بر بحر و بر
آخر اجل آید بسر | کرتار گو کرتار گو کرتار گو کرتار گو
درعلم باشی بے بدل | در حکمت و خبرت اجل
قادر نہ باشی بر اجل | کرتار گو کرتار گو کرتار گو کرتار گو

مہارانی درگا کے چرنوں میں

استتی

جے جے جگد بے ماتا

دوار تمہارے جو بھی آتا | بن مانگے سب کچھ پا جاتا
تو چاہے تو جیون دے دے | چاہے تو پل میں جیوں لے لے

جے جے جگد مبے ماتا

جیون مرن سب ہاتھ میں تیرے | اے شکتی ہے ماتا جے جے ہے
پاپی ہووے یا ہووے پجاری | راجہ ہووے یا کوئی بھکاری

پھر بھی تو نے جوڑا سب سے ماں بیٹے کا ناتا
جے جے جگد مے ماتا
جب جب جس نے تجھے پکارا تو نے دیا ہے بڑھ کے سہارا
ہر بھولے راہی کو تیرا پیار ہی راہ دکھاتا
جے جے جگد مے ماتا

ایک عمدہ بھجن

(رسلہ منشی بودھ راج چڈہا چوک میدان حیدر آباد دکن)

جگ میں اُنکی مٹی ہے جنیتا جو تیرے چرنوں میں آ چکے ہیں
وہی ہمیشہ ہرے بھرے ہیں جو تیرے چرنوں میں آ چکے ہیں
گئے ہیں راجہ بن کر نہ پایا تجھ کو فقیر بن کر
اُنہی کو تیرے ہوئے ہیں درشن جو تیرے چرنوں میں آ چکے ہیں
جگ میں اُنکی مٹی ہے جنیتا جو تیرے چرنوں میں آ چکے ہیں
نہ پایا تجھ کو کسی نے بل سے نہ پایا تجھ کو کسی نے چھل سے
وہی پرم پد کو پا چکے ہیں جو تیرے چرنوں میں آ چکے ہیں
جگ میں اُنکی مٹی ہے جنیتا جو تیرے چرنوں میں آ چکے ہیں
اوم نام ہے سچا مارگ رشی منی سب یہ گا چکے ہیں
وہی جنم مکتی کو پا چکے ہیں جو تیرے چرنوں میں آ چکے ہیں
جگ میں اُن کی مٹی ہے جنیتا ہے جو تیرے چرنوں میں آ چکے ہیں۔

نرگن وشنو استوتر

ہرے رام ہرے رام رام رام ہرے ہرے ہرے کرشن ہرے کرشن کرشن کرشن ہرے ہرے
ہرے گوبندے ہرے گوبند گوبند گوبند ہرے ہرے ہرے نارائن ہرے نارائن نارائن نارائن ہرے ہرے

سمرپن منتر

تو میو ماتا چہ پتا تو میو — تو میو بندھو سکھا تو میو
تو میو ودیا درونم تو میو — تو میو سرونم مم دیو دیوا

سمرپن منتر کا ترجمہ

مادرِ مشفق ہے تو ہی تو ہی ہے پدرِ شفیق
تو ہی رشتہ دار ہے اور تو ہی ہے میرا رفیق
تو ہی ہے مال و متاع اور تو ہی ہے علم و ہنر
دیوتاؤں کا بھی ہے جو دیوتا سب کچھ ہے تو

گائتری منتر

اوم بھور بھوہ سوہ تت سوتیر ورنیم بھرگو دیوسیہ دھی مہی دھیو یو نہ پرچودیات

تمہی میرے رکھشک تمہی میرے داتا — ہو دکھوں کے ہرتا تمہی پران داتا
تمہی سرودیا یک سکھوں کے پرداتا — تمہی ہو پربھو سرشٹی کے جنم داتا
تیرے سر شریشٹھا جس تیج کو دھارلیں ہم — وہی پاپ کرموں سے ہم کو بچاتا
مجھے شدھ بدھی میرے دیو دے دو
رہوں سرودا تیرے ہی گیت گاتا

شاندار بھجن

آدمی کو چاہیئے دنیا میں رہنا کس طرح — جس طرح تالاب کے پانی میں رہتا ہے کمل
صاحب زر مفلسوں پر زر لٹائے کس طرح — جس طرح سوکھی زمیں پر ابر برساتا ہے جل

پاکے دولت ہو بشر کو رنج ہادا جب کسطرح
جس طرح جھک کر رہے وہ شاخ جس میں ہے پھل
آدمی اپنے ارادے کا ہو پکا کس طرح
جس طرح قانون ہے تقدیر قدرت کا اٹل
رنج و غم دنیا کے انساں بھولجائے کسطرح
جس طرح وہ شخص جسکے ذہن میں آئے خلل
آدمی جائے مصیبت کے مقابل کس طرح
جس طرح ہے تیر جاتا سیل میں سینے کے بل

لاجواب بھجن

کہہ رہا ہے آسماں یہ سب سماں کچھ بھی نہیں
پیس دوں گا ایک گردش میں جہاں کچھ بھی نہیں
تخت والوں کا پتہ دیتے ہیں تختے گور کے
کھوج ملتا ہے وہاں تک بعد ازاں کچھ بھی نہیں
گو بجتے تھے جنکے ڈنکے سے زمین و آسمان
چپ پڑے ہیں قبر میں ہوں نہ ہاں کچھ بھی نہیں
جس جگہ تھا جم کا جلسہ اور خسرو کا محل
جنبد قبروں کے سوا اب تو وہاں کچھ بھی نہیں
جن کے محلوں میں ہزاروں رنگ کے فانوس تھے
جھاڑ قبروں پر ہے انکی اور نشاں کچھ بھی نہیں

مخزن ہے سکھ کا تو ہی یارب تو شاد کر دے

ایشور شرن ہوں تیری دکھ سے آزاد کر دے
میرا چمن خوشی کا پھر سے آباد کر دے
ڈھونڈا جہاں ہے سارا دکھ میں ہیں غرق سب ہی
مخزن ہے سکھ کا تو ہی یارب تو شاد کر دے
رنج و الم کا میرے باعث خودی ہے میری
رخت خودی کو میرے یارب برباد کر دے
بن رہنما کو میرا بھولا ہوا ہوں رستہ
چمکے وہ نورِ عرفاں نور تیرا کر دے
غفلت میں عمر گذری غافل رہا میں تجھ سے
بیدار کر دے یارب ہر لمحہ یہ یاد کر دے
پھر سے ہٹا کے لیچل پھوٹی کے شکھر پر
اور تنگ راہِ عرفاں یارب کشاد کر دے

فانیؔ جہاں ہے سارا کیا مانگوں تجھ سے پورن
اک چاہ ہے دل میں تیری بس آ کے شاد کر دے

مقدس دریائے گنگا سے خطاب

از جے چند پریم گولڈ میڈلسٹ کا پنور رمبر ۱۰

تو گنگا مقدس ہے دریا ہمارا
عقیدت سے ہم نام لیتے ہیں پیارا
یہ گنگا کی لہریں یہ دلکش مناظر
سبھی دیکھتے ہیں ہری دوار جا کر
اے بھاگیرتھی تیرا شیریں ہے پانی
ہے کیا خوب لہروں کی اٹھتی روانی
عجب شان سے پلیٹ فارم بنا ہے
یہاں پر جو برلا کا ٹاور کھڑا ہے
زمینوں کو سیراب کرتی ہے گنگا
تو کھیتوں کو پرآب کرتی ہے گنگا
پہاڑوں سے اٹھلاتی آتی ہے گنگا
نئے ساز و سامان لاتی ہے گنگا
تو بھارت کے ندیوں کی سرتاج گنگا
نمسکار کرتا ہوں میں آج گنگا

مہاتما گاندھی کا پیارا بھجن

اٹھ جاگ مسافر

اٹھ جاگ مسافر بھور بھئی
اب رین کہاں جو سووت ہے
جو جاگت ہیں سو پاوت ہیں
جو سووت ہیں وہ کھووت ہیں
اٹھ نیند کی اکھیاں کھول ذرا
اور اپنے پربھو سے پریت لگا
یہ پریت کرن کی ریت نہیں
پربھو جاگت ہے تو سووت ہے

جو کل کرنا سو آج کر لے جو آج کرنا سو اب کر لے
جب چڑیوں نے چگ لیا کھیت پھر پچھتائے کیا ہو وت ہے
نادان بھگت کر نی اپنی او پاپی پاپ سے چین کہاں
جب پاپ کی گھڑی سیس دھری
پھر سیس پکڑ کیا رووت ہے

موکھش حاصل کرنیکا آسان طریقہ

دیا ۔ نمرتا ۔ دینیا ۔ کشما ۔ شیل ۔ سنتوکھ
ان کو لے سمرن کرے نشچے پاوے موکھ
(ایس این لال برہان روڈ کانپور)

من موہن کے ارپن کر دے

پھر لاکھ چوراسی جونوں کا کچھ بھی تجھ کو بھئے نہ رہے
من موڑھ اگر تن من دھن سب بھگون کے ارپن کر دے
(ابودھ راج جڈھا چوک میڈن خاں حیدرآباد)

ضرور پڑھیں

کشٹ نوارن پرارتھنا

استتی بھگوان کرشن جی مہاراج

اس کے روزانہ پاٹھ سے آپ پر کبھی تکلیف یا مصیبت نہ آئیگی

مکٹ دھر مال دھر گردھر مُراری ترے دربار میں آیا بھکاری
لگا کر کان سن بپتا ہماری یہی ہے آرزو بانکے بہاری
کرو کرپا سری کرشن اب سویری
لگائی کیوں مرے کارج میں دیری

لیا اوتار تم بسدیو کے گھر ٹھکانا آ لیا پھر نند کے گھر
تہلکہ پڑ گیا تھا کنس کے گھر کیا جو کچھ کہ تم نے وہ ہے اظہر
کرو کرپا سری کرشن اب سویری
لگائی کیوں مرے کارج میں دیری

کیا جب کوپ برندر برج اوپر ہوئی بر کھا تھی موسل دھار برج پر
تمہیں نے جبکہ دیکھا حال ابتر بچایا برج کو گروبار نکھ پر
کرو کرپا سری کرشن اب سویری
لگائی کیوں مرے کارج میں دیری

تمہارے لیش کو تلسی داس گایا بھگت کر سور نے تم کو رجھایا
کسی نے بھید پر تیرا نہ پایا سبھی کے دھیان سے باہر ہے مایا
کرو کرپا سری کرشن اب سویری
لگائی کیوں مرے کارج میں دیری

تپا کر کھمب ہرناکش نے گاڑا — بدھا پرہلاد جس سے جن تمہارا
نرت نرسنگھ نکر کھمب پھاڑا — تا خون سے دشٹ ہرناکش کو مارا

کرو کرپا سری کرشن اب سویری
لگائی کیوں مرے کارج میں دیری

نہایت تنگ ہوں بس زندگی سے — علاوہ اس کے عاری مفلسی سے
زبس لاچار ضعفِ عاجزی سے — ندامت ہو رہی ہے بے زری سے

کرو کرپا سری کرشن اب سویری
لگائی کیوں مرے کارج میں دیری

سداماں جب گئے چرنوں میں تیرے — کہا احوال جا کانوں میں تیرے
اگرچہ دکھ ان کو تھے گھنیرے — مگر چھن میں کٹے کرپا سے تیرے

کرو کرپا سری کرشن اب سویری
لگائی کیوں مرے کارج میں دیری

لڑے گج اور گراہ جب جل کے اندر — رہی تھی سونڈ باہر جل سے جو بھر
پکارا تھا جب تمھیں سدّ لیا آ کر — گراہ کو چھوڑ تم بھاگے تھے آخر

کرو کرپا سری کرشن اب سویری
لگائی کیوں مرے کارج میں دیری

ہنسی نرسی کی سمدھی نے کری جب — نہ تھے شاہ تو تم آن کر تب
کری لڑکی کی شادی جوگ سے سب — ہمارا حال بھی ہے بس اسی ڈھب

کرو کرپا سری کرشن اب سویری
لگائی کیوں مرے کارج میں دیری

کبیرا پر کری کرپا تمھیں نے | گوتم نار کو تارا تمھیں نے
دھنّا سے بھگت کو جانا تمھیں نے | جمایا کھیت بن بویا تمھیں نے

کرو کرپا سری کرشن اب سویری
لگائی کیوں مرے کارج میں دیری

تمھیں پکوان دریودھن نہ بھایا | بدر گھر ساگ رو کھا تم نے کھایا
تری بھگوان اپرم پار مایا | تمھاری ریجھ کو سب نے ہے گایا

کرو کرپا سری کرشن اب سویری
لگائی کیوں مرے کارج میں دیری

کہاں ہے برج میں تم گوپیکا ناتھ | کہاں ہو تمھیں جگ میں جگناتھ
کہاں ہے دوارکا میں دوارکا ناتھ | لیا را کیوں مجھے ہے بدری ناتھ

کرو کرپا سری کرشن اب سویری
لگائی کیوں مرے کارج میں دیری

جگت میں ہیں بہت پاپی ادھرمی | مگر مجھ سا نہیں کوئی کوکرمی
بہت میں نے سہی سختی و نرمی | دیا کر اپنی اب تو کرنہ گرمی

کرو کرپا سری کرشن اب سویری
لگائی کیوں مرے کارج میں دیری

اجی گردھر نہیں سنتے مری ٹیر | لگائی کیوں مرے کارج میں دیر
لیا ہے مفلسی نے ہر طرف گھیر | نحوست کے مرے دن ہیں انھیں پھیر

کرو کرپا سری کرشن اب سویری
لگائی کیوں مرے کارج میں دیری

ہمارے حال کو سنتے نہیں ہو خیالِ مفلسی کرتے نہیں ہو
زباں سے کچھ بھی اب کہتے نہیں ہو ہماری ناتھ سدھ لیتے نہیں ہو
کرو کرپا سری کرشن اب سویری
لگائی کیوں مرے کارج میں دیری

کسی کو زور ہے سیم و زری کا کسی کو زور ہے جادوگری کا
کسی کو زور ہے جوتش گری کا مجھے ہے زور بس کرپا تیری کا
کرو کرپا سری کرشن اب سویری
لگائی کیوں مرے کارج میں دیری

مرے اوگن کو ہردے سے قطع کر بُرے کرموں سے سوامی تو منع کر
مرے اس عارضی دکھ کو رفع کر ترددِ دین و دنیا کا رفع کر
کرو کرپا سری کرشن اب سویری
لگائی کیوں مرے کارج میں دیری

کوئی ہرنام لینے میں مگن ہے کوئی سادھو کی سیوا میں مگن ہے
کوئی خیرات دینے میں مگن ہے مرے ہردے میں ہردم یہ سخن ہے
کرو کرپا سری کرشن اب سویری
لگائی کیوں مرے کارج میں دیری

میں اپنا دکھ تم سے کہہ چکا ہوں جو لکھنا تھا اسے میں لکھ چکا ہوں
غرض میں اپنی تم سے کر چکا ہوں شرن تمہری یہ بھومی آ چکا ہوں
کرو کرپا سری کرشن اب سویری
لگائی کیوں مرے کارج میں دیری

فکر کی پھانس میں یہ جان پھنسی ہے مگر مورت تری ہرے بسی ہے
خبر لے ورنہ میری اب ہنسی ہے ہنسی میری نہیں تیرے ہنسی ہے

کرو کرپا سری کرشن اب سویری
لگائی کیوں مرے کارج میں دیری

تمہارا نام ہے گردھر اور گوپال دفع کردو بھکاری کا یہ جنجال
سکھی رکھو مرے سب بال گوپال عرض کرتا ہے سائل یہی فی الحال

کرو کرپا سری کرشن اب سویری
لگائی کیوں مرے کارج میں دیری

پڑھے یا جو سنے جو کوئی اسکو ملیگا غیب سے دھن دولت اسکو
یقین اسبات کا ہووے نہ جس کو تو کر کے پاٹھ آزمالیوے اسکو

کرو کرپا سری کرشن اب سویری
لگائی کیوں مرے کارج میں دیری

نہیں مضمون و معنی کا یہاں کام فقط ہے دل سے موزوں رام کا نام
اگر چاہو ہوں پورن آپ کے کام جپو پرماتما کا دن رات نام

کرو کرپا سری کرشن اب سویری
لگائی کیوں میرے کارج میں دیری

بہ شکریہ پربھو دیال سکسینہ ریٹائرڈ سپرنٹنڈنٹ
ریزرو بینک کانپور

—:—

ایک دلچسپ مضمون

کیا آپ جانتے ہیں؟

ہر روز صرف دو مالا پھیرنے سے ہمارا ہر سانس پربھو نمت ہو جاتا ہے ایک مالا میں ۱۰۸ دانے ہوتے ہیں آدمی چوبیس گھنٹوں میں ۲۱۶۰۰ بار سانس لیتا ہے آدھے دن میں یا بارہ گھنٹوں میں دس ہزار آٹھ سو مرتبہ سانس لیا جاتا ہے ۲۷ نکھشتر ہوتے ہیں ہر ایک نکھشتر کے چار گن ہیں یا (۲۷×۴) ۱۰۸ اسی لئے مالا میں ۱۰۸ دانے ہوتے ہیں اور ہر ایک پربھو نام سمرن کرنے والے کسی بڑے آدمی یا رشی اور منی مہاپرش کے نام سے پہلے ۱۰۸ لکھتے ہیں۔ ۱۰۸ کا مجموعہ ۹ ہوتا ہے جو حساب میں بڑے سے بڑا عدد ہوتا ہے) ایک دانہ پھیرنے سے ۱۰۰ گورمنتر (جیسے اوم نمو بھگوتے واسدیوا) کا جاپ مانا جاتا ہے ایک مالا یعنی ۱۰۸ دانے پھیرنے سے ۱۰۸۰۰ جاپ ہو جاتے ہیں اور صبح و شام فقط دو مالاؤں سے ۲۱۶۰۰ جاپ ہو جاتے ہیں یعنی جتنے سانس آدمی چوبیس گھنٹوں میں لیتا ہے ایک مالا پھیرنے میں فقط پانچ منٹ لگتے ہیں دو مالا پھیرنے میں کیا ہم صرف ۱۰ منٹ بھی بھگوان کے ارپن نہیں کر سکتے۔ (شکریہ آر۔ آر دگل ریٹائرڈ ڈپٹی ماسٹر دلی ایکو نمی دہلی)

مصیبتوں سے بچنے کیلئے اسے پڑھئے ایک گیت

از جناب آرا لال بخشی دکیل ٹریڈ مارکس۔ بازار گھاؤ منیاں امرتسر

الجھا پر بھتا پر۔ دھن پر کایا پر چھب پر جوبن پر
مورکھ مان ہے کیوں جیون پر جیون آنا جانا ہے

موہ مایا کا جال بچھا ہے — لوبھی پنچھی بیچ پھنسا ہے
پھل کرنی کا خوب ملا ہے — کاہے اب پچھتانا ہے

کیوں اب کیسی سوچ پڑی ہے — موت سرہانے آن کھڑی ہے
دیر نہ کر اٹھ جلدی بڑی ہے — جانا ہے اب جاتا ہے

ڈھانپے ہے کمخواب میں کس کو — مٹی میں ملنا ہے جس کو
مٹی میں کر مٹی اس کو — مٹی اس کا بانا ہے

کیوں ہے جھوٹی ہاٹ لپارے — دھیان لگا لے رب کے دوارے
بھولا ہے کیوں جگ پہ پیارے — چھوڑ جگت کو جانا ہے

تندرستی کا بیمہ

ہمیشہ تندرست رہنے کا آسان نسخہ

ہر قسم کے فکر و رنج سے آزاد رہ کر روزانہ سیر و ورزش کو مقدم رکھتے ہوئے کھانا چبا چبا کر بھوک رکھ کر چند کچی سبزیوں کے ساتھ کھا دیں اور محنت و دیانت داری کے ساتھ اپنے پیشے ملازمت یا کاروبار کے فرائض کو انجام دیتے ہوئے ہر بات میں اعتدال کو مد نظر رکھیں اس ایک فقرہ میں تندرست زندگی کا راز پوشیدہ ہے اس سے آسان و سستا نسخہ آپ کو کہیں نہ ملے گا۔ (بشکریہ گردھاری لال نتوری لکھشمی نگر نئی دہلی)

سات — سات اوصاف انسان کو مشہور کر دیتے ہیں

۱۔ شرافت ۲۔ ذہانت ۳۔ قناعت ۴۔ خیرات ۵۔ ریاضت ۶۔ دیانت ۷۔ محنت (بشکریہ موہن لال ریٹائرڈ ناظر نئی دہلی)

اقوال زرّیں

÷ دنیا کے مال پر مغرور نہ ہو کیا خبر اسی رات تیری جان تجھ سے طلب کی جائے

÷ عمل بغیر علم کے سقم و بیمار اور علم بغیر عمل کے عقیم و بیکار ہے

÷ آنکھ دل کا دروازہ ہے سب آفتیں اسی راستے سے آتی ہیں اور شہوت پیدا کرتی ہیں آنکھ بند کرے تمام آفتوں سے محفوظ ہو جائے گا

÷ انسان ضعیف ہے تعجب ہے کہ وہ کیونکر خدائے قوی کی نافرمانی کرتا ہے

÷ بدبخت ہے وہ شخص جو خود مر جائے مگر اس کا گناہ نہ مرے یعنی کوئی بری بات جاری کر جائے مثلاً کھوٹا سکہ بنانا یا برا کھیل جاری کرنا۔

÷ صبح خیزی میں مرغانِ سحر کا تجھ سے سبقت لیجانا تیرے لئے باعث ندامت ہے۔

÷ حرص سے روزی بڑھتی نہیں بلکہ آدمی کی قدر گھٹ جاتی ہے

÷ مذہب سے جس قدر انسان آزاد ہوتا جائے گا اتنا ہی شیطان اس کو اپنی تقلید کے شکنجے میں کستا جائے گا (شکریہ اکبر وحید انتظامی پریس کانپور)

ضروری پرارتھنا رات کو سونے کے وقت یہ پرارتھنا ۶ بار پڑھنے سے آپ کو دنیا کے سب سکھ ملیں گے آزما دیکھئے

"— ہے بھگوان سرو شکتمان، آپ کی کرپا سے جسمانی اور روحانی اور دماغی ہر پرکار سے میں آدرش طاقت والا ہو رہا ہوں —"

کتاب ملنے کا پتہ

شری جگدیش چندر بترہ ایم اے ایل ایل بی 16/13 سول لائن کانپور یو پی

روزانہ پڑھنے کیلئے ایک پرارتھنا

خطا پوش تو ہے خطاوار میں ہوں — تیری بخششوں کا سزاوار میں ہوں

ترے در سے مایوس جانا ہے مشکل — مرادوں کا تجھ سے نہ پانا ہے مشکل

تجھے چھوڑ کر کس کا لوں میں سہارا — تجھے چھوڑنا کب مجھے ہے گوارا

تو بے خوف ہے ذات ہے پاک تیری — دلوں پر ہے بیٹھی ہوئی دھاک تیری

سکھی ہر طرح سے مری زندگی ہو — عنایت ترے فیض کی ہر گھڑی ہو

ترے ہی بھروسے پہ ہو میرا جینا — تری ناخدائی ہو میرا سفینا

چلوں ترے فرمان پہ ہر گھڑی میں — گزاروں تری یاد میں زندگی میں

مجھے عمر بھر سکھ کی دولت ہو حاصل — مسرت ہو حاصل قناعت ہو حاصل

مصیبت سے محفوظ رکھ میرے والی — میں ہوں ترے در کا اک ادنی سوالی

کٹے عمر صحت سے عزت بھی پاؤں — بچوں ہر مصیبت سے راحت بھی پاؤں

دم مرگ بھی میں جپوں نام تیرا — ترے آستاں پر رہے میرا ڈیرا

نجات اسکو ملتی ہے تو جسکو چاہے — میرے محترم مجھ پہ بھی "ایک نگاہ ہے"

میں بھگوان گو ترے قابل نہیں ہوں — جو سچا ہو سائل وہ سائل نہیں ہوں

مگر تیر پستی سے مجھ کو اٹھا

دیا کر دیا کر دیا کر دیا کر